

# نماز کی قضا کا حکم

از: مولانا محمد نجیب قاسمی سنبھلی

علماء امت کا اتفاق ہے کہ فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اسلام میں زنا کرنے، چوری کرنے اور شراب پینے سے بھی بڑا گناہ نماز کا ترک کرنا ہے۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر نماز وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے اور اگر کبھی کوئی نماز وقت پر ادا نہ کر سکے تو اسے پہلی فرصت میں پڑھنی چاہیے۔ ہماری اور ہمارے علماء کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اس بات کی کوشش و فکر کریں کہ امت مسلمہ کا ہر فرد وقت پر نماز ادا کرنے والا بن جائے اور ہماری نمازیں خشوع و خضوع کے ساتھ ادا ہوں؛ کیونکہ اسی میں ہماری اور تمام انسانوں کی اخروی کامیابی مضمر ہے؛ جیسا کہ خالق کائنات نے سورۃ المؤمنون آیات (۱-۱۱) میں بیان فرمایا ہے۔

نماز بالکلیہ نہ پڑھنے والوں یا صرف جمعہ و عیدین یا کبھی کبھی پڑھنے والوں کا قرآن و حدیث کی روشنی میں شرعی حکم کیا ہے؟ سعودی عرب کے مشہور عالم دین شیخ محمد بن صالح العثیمین نے اپنی کتاب ﴿حکم تارک الصلاة﴾ میں فقہاء و علماء کی مختلف آراء تحریر کی ہیں: حضرت امام احمد ابن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص کافر ہے۔ اس کی سزا یہ ہے کہ اگر تو بہ کر کے نماز کی پابندی نہ کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔ حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ نماز کو چھوڑنے والا کافر تو نہیں؛ البتہ اس کو قتل کیا جائے گا۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اس کو قتل نہیں کیا جائے گا؛ البتہ حاکم وقت اس کو جیل میں ڈال دے گا اور وہ جیل ہی میں رہے گا، یہاں تک کہ تو بہ کر کے نماز شروع کر دے یا پھر وہیں مر جائے۔

قرآن و حدیث میں وارد نماز کی وقت پر ادائیگی کی خصوصی تاکید کے باوجود بعض مرتبہ نماز فوت ہو جاتی ہے، کبھی بھول سے، کبھی کوئی عذر لاحق ہونے کی بنا پر اور کبھی محض لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے۔ حضور اکرم ﷺ کے اقوال و افعال کی روشنی میں جمہور فقہاء و علماء و محدثین و مفسرین کا اتفاق ہے کہ تمام فوت شدہ نمازوں کی قضا کرنی چاہیے۔ حضور اکرم ﷺ نے متعدد مرتبہ ارشاد

فرمایا کہ اگر نماز وقت پر ادا نہ کر سکیں تو بعد میں اس کو پڑھیں، اختصار کے مد نظر صحیح بخاری و صحیح مسلم میں وارد ایک حدیث ذکر کر رہا ہوں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کو بھول جائے تو جب اس کو یاد آئے فوراً پڑھ لے، اس کا سوائے اس کے کوئی کفارہ نہیں۔ اللہ کا ارشاد ہے نماز قائم کرو میری یاد کے واسطے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) بعض روایات میں اس حدیث کے الفاظ اس طرح وارد ہوئے ہیں: جو شخص نماز کو بھول جائے یا اس کو چھوڑ کر سو جائے، اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے اسے پڑھے۔ حدیث کی مشہور کتاب ترمذی میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو بھی نماز کو بھول جائے یا اس سے سو جائے تو وہ جب بھی یاد آئے اس کو پڑھ لے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ تاخیر سے سونے کی عادت بنا کر فجر کی نماز کے وقت سوتے رہنا گناہ کبیرہ ہے۔ دیگر احادیث کی روشنی میں اس حدیث میں سوتے رہنے سے مراد یہ ہے کہ نماز وقت پر پڑھنے کے اسباب اختیار کیے، مگر کسی دن اتفاق سے آنکھ نہ کھل سکی۔

حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے بعض نمازیں وقت کے نکلنے کے بعد ادا فرمائی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ غزوہ خیبر سے واپس ہو رہے تھے، رات میں چلتے چلتے جب نیند کا غلبہ ہوا تو آپ ﷺ نے رات کے اخیر حصہ میں ایک جگہ قیام فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نگہبانی کے لیے متعین فرما کر آپ ﷺ لیٹ گئے اور صحابہ بھی سو گئے۔ جب صبح قریب ہوئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ (تھکان کی وجہ سے) اپنی سواری سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے، پس آپ پر نیند غالب ہوئی اور وہ بھی سو گئے اور سب حضرات ایسے سوئے کہ طلوع آفتاب تک نہ اللہ کے رسول ﷺ کی آنکھ کھلی اور نہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی، نہ کسی اور صحابی کی۔ جب سورج طلوع ہوا اور اس کی شعاعیں ان حضرات پر پڑیں تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور گھبرا کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اٹھایا۔ پھر صحابہ کرامؓ کو آگے چلنے کا حکم دیا، صحابہ کرامؓ اپنی سواریاں لے کر آگے بڑھے اور ایک جگہ حضور اکرم ﷺ نے وضو کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اقامت کہنے کا حکم دیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جو نماز کو بھول جائے اس کو چاہیے کہ وہ یاد آنے پر اس کو پڑھ لے۔ (صحیح مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے دن آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اب تک عصر نہ پڑھ سکا حتیٰ کہ

سورج غروب ہونے کو ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے بھی عصر نہیں پڑھی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے وضو کیا، ہم نے بھی وضو فرمایا اور پھر غروب آفتاب کے بعد آپ ﷺ نے پہلے عصر پڑھی پھر اس کے بعد مغرب ادا فرمائی۔ (صحیح بخاری) بعض احادیث میں مذکور ہے کہ اس موقع پر آپ ﷺ کی ایک سے زیادہ نمازیں فوت ہوئی تھیں اور آپ ﷺ نے انھیں وقت نکلنے کے بعد پڑھا۔

مذکورہ بالا احادیث سے واضح ہوا کہ اگر ایک یا ایک سے زیادہ نماز فوت ہو جائے تو فوت شدہ نمازوں کا پڑھنا لازم و ضروری ہے۔ تفصیلات کے لیے امام نوویؒ کی صحیح مسلم کی سب سے مشہور شرح (شرح مسلم ج ۱ ص ۲۷۷) اور ابن حجر عسقلانیؒ کی صحیح بخاری کی سب سے مشہور شرح (فتح الباری ج ۲ ص ۶۹-۷۰) کا مطالعہ کریں۔ بھول یا عذر کی وجہ سے وقت پر نماز ادا نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں ہوگا ان شاء اللہ۔ لیکن اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز کو ترک کر دے تو یہ بڑا گناہ ہے، اس کے لیے توبہ ضروری ہے۔ توبہ کے ساتھ جمہور علماء کی رائے ہے کہ اس کو نماز کی قضا بھی کرنی ہوگی۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ، حضرت امام مالکؒ، حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی حضور اکرم ﷺ کے اقوال و افعال کی روشنی میں یہی رائے ہے کہ قصداً و عمداً نماز چھوڑنے پر بھی نماز کی قضا کرنی ہوگی۔ شیخ ابوبکر الزرعی (۶۹۱ھ-۷۵۱ھ) نے اپنی کتاب (الصلوة وحکم تارکھا) میں تحریر کیا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے کہا کہ اس شخص پر بھی نماز کی قضا واجب ہے جو قصداً نماز کو چھوڑ دے، مگر قضا سے نماز چھوڑنے کا گناہ ختم نہ ہوگا؛ بلکہ اسے نماز کی قضا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی بھی مانگنی ہوگی۔ علامہ قرطبیؒ (متوفی ۶۷۱ھ) نے اپنی مشہور و معروف تفسیر (الجامع لاحکام القرآن ج ۱ ص ۱۷۸) میں یہی تحریر کیا ہے کہ جمہور علماء اس پر متفق ہیں کہ جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے شخص پر قضا واجب ہے، اگر چہ وہ گناہ گار بھی ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے پر قضا واجب ہے۔ غرضیکہ اگر کسی شخص کی ایک یا متعدد نمازیں قصداً چھوٹ جائیں تو اللہ تعالیٰ سے معافی کے ساتھ فوت شدہ نمازوں کی قضا کرنی ضروری ہے؛ کیونکہ جمہور علماء حتیٰ کہ چاروں ائمہ نے حضور اکرم ﷺ کے اقوال و افعال کی روشنی میں یہی کہا ہے، صرف زمانہ قدیم میں جناب داؤد ظاہری اور موجودہ زمانہ میں اہل حدیث حضرات نے اختلاف کیا ہے۔ اور جن بعض علماء نے نماز کے جان بوجھ کر ترک کرنے پر نماز کی قضا کے واجب نہ ہونے کا جو فیصلہ فرمایا ہے وہ اصل میں اس بنیاد پر ہے کہ ان کے نقطہ نظر میں جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والا شخص کافر ہو جاتا ہے۔ اب جب کافر ہو گیا

تو نماز کی قضاء کا معاملہ ہی نہیں رہا؛ لیکن جمہور علماء کی رائے ہے کہ جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والا شخص کافر نہیں؛ بلکہ فاسق یعنی گناہ گار ہے اور یہی قول زیادہ صحیح ہے ورنہ عصر حاضر میں امت مسلمہ کی ایک بڑی تعداد دائرۃ اسلام سے خارج ہو جائے گی۔

صحیح مسلم کی سب سے مشہور شرح لکھنے والے اور ریاض الصالحین کے مصنف امام نوویؒ نے شرح مسلم میں تحریر کیا ہے کہ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص نماز کو عمد اترک کر دے اس پر قضاء لازم ہے۔ بعض علماء نے مخالفت کی ہے؛ مگر بعض علماء کی یہ رائے اجماع کے خلاف ہونے کے ساتھ دلیل کے لحاظ سے بھی باطل ہے۔ نیز انہوں نے تحریر کیا ہے کہ بعض اہل ظاہر سب سے الگ ہو گئے اور کہا کہ بلا عذر چھوٹی ہوئی نماز کی قضاء واجب نہیں، اور انہوں نے یہ خیال و گمان کیا کہ نماز کا چھوڑنا اس سے بڑا گناہ ہے کہ قضاء کرنے کی وجہ سے اس کے وبال سے نکل جائے؛ مگر یہ قول کے قائل کی غلطی و جہالت ہے۔ (شرح مسلم ج ۱ ص ۲۳۸)

علامہ عبدالحی حنفی لکھنویؒ (جنہوں نے صرف ۴۰ سال کی عمر پائی اور تقریباً ۸۰ کتابیں تحریر فرمائیں، جن کی علمی صلاحیتوں کو تمام مکاتب فکر نے تسلیم کیا ہے) تحریر کرتے ہیں کہ بعض اہل ظاہر سب سے الگ ہو گئے اور کہا کہ اپنے وقت میں نماز کو جان بوجھ کر چھوڑنے والے پر ضروری نہیں کہ دوسرے وقت میں اس کو ادا کرے۔ (التعلیق الممجد علی مؤطا للامام محمد ص ۱۷۷)۔

غور فرمائیں کہ جب حضور اکرم ﷺ نے بھولنے والے یا سونے والے پر بھی فوت شدہ نماز کی قضاء کو لازم کیا ہے؛ حالانکہ یہ دونوں گناہ گار نہیں ہیں تو جان بوجھ کر قضاء کرنے والے پر بدرجہ اولیٰ نماز قضاء ہونی چاہیے۔ یہ ایسا ہی ہے، جیسے قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ (اپنے والدین کو اف نہ کہو) تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب والدین کو (اف) کہنا بھی جائز نہیں تو ان کو مارنا پیٹنا یا گالی دینا اور بھی برا اور سخت گناہ ہوگا۔ اسی طرح جب بھولنے اور سو جانے پر قضاء لازم کی گئی تو عمد اترک نماز پر قضاء اور بھی زیادہ ضروری ہے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے یا ایک عورت نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کیا کہ میری ماں کا انتقال ہو گیا اور اس پر ایک ماہ کے روزے رہ گئے ہیں تو کیا میں ان کی قضاء کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے کہا کہ ہاں میں ادا کرتا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا قرض زیادہ مستحق ہے کہ اس کی ادائیگی کی جائے۔ حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد روزوں کی قضاء کے بارے میں ہے۔ اور ظاہر ہے کہ روزہ اور نماز میں فرض ہونے کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں؛ بلکہ قرآن و حدیث میں نماز پڑھنے کی تاکید سب

سے زیادہ وارد ہوئی ہے۔ لہذا جب روزے کی قضاء ہے تو نماز کی بھی قضاء ہونی چاہیے۔

نیز پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر رمضان کا روزہ ترک کر دے تو اس کی قضاء ضروری ہے، اسی طرح اگر کسی شخص نے استطاعت کے باوجود حج ادا نہیں کیا تو اس کے مرنے پر اس کے وارثین پر لازم ہے کہ وراثت کی تقسیم سے قبل اس کے ترکہ میں سے حج بدل کا انتظام کرے۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے قصداً متعدد سالوں سے زکوٰۃ ادا نہیں کی اور اب اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے تو اسے گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

خلاصہ کلام یہ کہ ۱۴۰۰ سال سے جمہور فقہاء و علماء و محدثین و مفسرین کی یہی رائے ہے کہ نماز کے فوت ہونے پر اس کی قضاء کرنی ضروری ہے خواہ بھول جانے یا سو جانے کی وجہ سے نماز فوت ہوئی ہو، یا جان بوجھ کر نماز چھوڑی گئی ہو، ایک نماز فوت ہوئی ہو یا ایک سے زیادہ۔ مشہور و معروف چاروں ائمہ کی بھی حضور اکرم ﷺ کے اقوال و افعال کی روشنی میں یہی رائے ہے۔ بھول جانے یا سو جانے کی صورت میں گناہ گار نہیں ہوگا؛ مگر قضاء کرنی ہوگی اور قصداً نماز ترک کرنے پر نماز کی قضاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی ہوگی۔

جن علماء نے فرمایا ہے کہ قصداً نماز ترک کرنے والا کافر ہو جاتا ہے، جیسا کہ سعودی عرب کے سابق مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن باز کا موقف ہے، تو ان کا یہ قول کہ جان بوجھ کر چھوڑی گئی نماز کی قضاء نہیں ہے، کسی حد تک سمجھ میں آتا ہے، اگرچہ قصداً نماز چھوڑنے والے پر کافر ہونے کا فتویٰ لگانا جمہور علماء کے قول کے خلاف ہے؛ مگر وہ حضرات جو جمہور علماء کے قول کے مطابق تارک صلاۃ پر کافر ہونے کا فتویٰ تو صادر نہیں فرماتے؛ مگر قصداً نماز ترک کرنے پر نماز کی قضاء کے ضروری نہ ہونے کا فیصلہ فرماتے ہیں تو ان کی یہ رائے جمہور علماء کے قول کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ غیر منطقی اور دلائل کے اعتبار سے باطل بھی ہے، جیسا کہ مشہور و معروف محدث امام نوویؒ نے تحریر کیا ہے۔ نیز احتیاط کا تقاضی بھی یہی ہے کہ فرض نماز کی قضاء کو واجب قرار دیا جائے؛ تاکہ کل آخرت میں کسی طرح کی کوئی ذلت اٹھانی نہ پڑے؛ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہوگا، اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو وہ ناکام اور خسارہ میں ہوگا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد، مسند احمد)

جب ہم نے یہ تسلیم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے نماز فرض کی ہے اور قصداً نماز چھوڑنے والا کافر نہیں؛ بلکہ فاسق و فاجر ہے تو قصداً نماز چھوڑنے پر قضاء کے واجب نہ قرار دینے کی بات

سمجھ میں نہیں آتی۔ مثلاً اگر کسی شخص نے زنا کیا یا چوری کی تو اسے اللہ تعالیٰ سے معافی بھی مانگنی ہوگی اور اگر اس کا جرم شرعی عدالت میں ثابت ہو جاتا ہے تو اس پر حد بھی جاری ہوگی۔ یعنی اسے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کے ساتھ دنیاوی سزا بھی بھگتنی ہوگی۔ اسی طرح قصداً نماز چھوڑنے والے کو اللہ تبارک و تعالیٰ سے معافی مانگنے کے ساتھ نماز کی قضاء بھی کرنی ہوگی۔

غرضیکہ حضور اکرم ﷺ کے اقوال و افعال کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ ہر نماز کو وقت پر ادا کرنا چاہیے، ہاں خدا نخواستہ اگر کوئی نماز چھوٹ جائے تو پہلی فرصت میں اس کی قضاء کرنی چاہیے خواہ بھول کی وجہ سے یا سونے کی وجہ سے یا کسی عذر کی وجہ سے نماز فوت ہوئی ہو یا محض لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے نماز ترک ہوئی ہو، ایک نماز فوت ہوئی ہو یا ایک سے زیادہ یا چند سالوں کی۔ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں یہ تصور بھی نہیں تھا کہ کوئی مسلمان جان بوجھ کر کئی دنوں تک نماز نہ پڑھے۔ خیر القرون میں ایک واقعہ بھی قصداً چند ایام نماز ترک کرنے کا پیش نہیں آیا؛ بلکہ اس زمانہ میں تو منافقین کو بھی نماز چھوڑنے کی ہمت نہیں تھی۔ اگر لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے نمازیں ترک ہوئی ہیں تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے اور توبہ و استغفار کا سلسلہ موت تک جاری رکھ کر فوت شدہ نمازوں کی قضاء کرنی چاہیے خواہ وہ فوت شدہ نمازوں کو ایک وقت میں ادا کرے یا اپنی سہولت کے اعتبار سے ہر نماز کے ساتھ قضاء کرتا رہے۔ علماء کرام نے تحریر کیا ہے کہ ایسے شخص کے لیے بہتر ہے کہ وہ نوافل کا اہتمام نہ کر کے فوت شدہ نمازوں کی قضاء کرے۔ یہی ۱۴۰۰ سالوں سے جمہور فقہاء و علماء و محدثین و مفسرین کی حضور اکرم ﷺ کے اقوال و افعال کی روشنی میں رائے ہے اور عصر حاضر میں مشرق سے مغرب تک اکثر و بیشتر علماء کرام کی یہی رائے ہے اور یہی قول احتیاط پر مبنی ہے کہ نمازوں کو چھوڑنے کا سخت گناہ ہے حتیٰ کہ علماء کرام نے فرمایا ہے کہ زنا کرنے، چوری کرنے اور شراب پینے سے بھی بڑا گناہ نماز کا ترک کرنا ہے۔ لہذا فوت شدہ نمازوں پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کے ساتھ ان کی قضاء بھی کرنی چاہیے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں نمازوں کو ان کے اوقات میں پڑھنے والا بنائے اور ایک وقت کی

نماز بھی ہماری فوت نہ ہو!

